

اوشا اسکول کے سنتھیٹک ٹریک کے ویڈیو کانفرنسنگ کے توسط سے افتتاح کے موقع پر وزیراعظم کی تقریر

Posted On: 15 JUN 2017 7:13PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 15 جون ، ایتھلیٹکس کے اوشا اسکول کے سنتھیٹک ٹریک کے افتتاح کے موقع پر تمام کھیل کود شائقین کو مبارکباد۔

یہ ٹریک اوشا اسکول کی ترقی میں ایک اہم سنگ میل ہے اور زیر تربیت افراد کو جدید سہولتیں فراہم کرے گا۔ میں اس موقع پر اپنے پاپولی ایکسپریس کی ، بھارت کی 'اڑن پری' اور 'گولڈن گرل' پی ٹی اوشا جی کے تعاون کا ذکر کرنا چاہوں گا، جو انہوں نے اس اسکول کی ترقی میں دیا ہے۔

پی ٹی اوشا بھارت میں کھیل کود کی دنیا میں ایک روشن منارے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں متعدد چنوتیوں کا سامنا کیا ہے اور سب چنوتیوں کو پار کرتی ہوئی اولمپک کے فائنل تک پہنچیں اور تمغے کے حصول سے بہت معمولی فرق سے محروم رہیں۔

بھارتی ایتھلیٹکس کی تاریخ میں ان کے جیسا ٹریک ریکارڈ بہت کم کھلاڑیوں کا رہا۔

اوشا جی ملک کو آپ پر فخر ہے۔ اس سے بھی بہتر بات یہ ہے کہ اوشا جی نے کھیل کود کے ساتھ اپنی وابستگی برقرار رکھی ہے۔ ان کی ذاتی توجہ اور لگاتار کوششوں کے نتیجے میں نئے اور اچھے نتائج سامنے آنے لگے ہیں اور اب ان کے زیر تربیت شخصیات مثلاً مس ٹنٹو لوکا اور مس جسنا میتھیو پہلے ہی بین الاقوامی سطح پر اپنی جگہ بنا چکی ہیں۔

اوشا جی کی طرح ، اوشا اسکول بھی سادے اور محدود وسائل کا استعمال کرتے ہوئے ہر دستیاب موقع پر بہترین فائدہ اٹھا رہا ہے۔

میں اس موقع پر بھارت کی کھیل کود اور نوجوانوں کی امور کی وزارت اور سی پی ڈبلیو ڈی کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ایک ایسا پروجیکٹ مکمل کیا ہے، جس کے راستے میں بہت ساری رکاوٹیں تھیں، جس کے نتیجے میں اتنی تاخیر ہوئی۔

تاہم یہاں یہی کہا جا سکتا ہے کہ دیر آید درست آید۔ ہماری حکومت کی اعلیٰ ترجیحات میں سے ایک ترجیح یہ بھی ہے کہ طے شدہ مدت کے اندر تمام پروجیکٹوں کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

دراصل یہ پروجیکٹ 2011 میں منظور ہوا تھا۔ تاہم سنتھیٹک ٹریک بچھانے کیلئے ورک آرڈر 2015 میں دیا گیا۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ ٹریک پوری طرح پی یو آر ٹریک ہے۔

اسے اس طرح وضع کیا گیا ہے کہ کھلاڑیوں کو اگر کوئی چوٹ لگتی ہے، تو وہ کم سے کم لگے اور اس ٹریک کو بین الاقوامی معیارات کی کسوٹی پر ، پرکھا جا سکتا ہے۔

کھیل کود ایک معاشرے کے انسانی وسائل کی ترقیات سے قریبی طور پر وابستہ ہوتا ہے۔

میں ہمیشہ اس نظریئے کا قائل رہا ہوں کہ جسم کو تندرست رکھنے کے ساتھ ساتھ کھیل کود شخصیت کو بھی نکھارتا ہے اور مجموعی ترقی کو ممکن بنا تاہے۔ یہ ایک شخص کے اندر نظم و ضبط پیدا کرتا ہے اور جان فشانی کا جذبہ جگاتا ہے۔

کھیل کود زندگی کے لئے سبق بھی دیتا ہے اور ہماری فکر کو بھی مہمیز کرتا ہے۔ کھیل کود کا میدان ایک عظیم درس گاہ ہوتی ہے۔ کھیل کود کے میدان میں سب سے عمدہ سیکھ یہ ملتی ہے کہ شکست اور فتح دونوں کو زندگی کا لازمی جز سمجھ کر قبول کیا جائے۔

فتحیاب ہونے پر بھی ہمیں انکساری کے ساتھ پیش آنا ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ شکست کا سامنا ہونے پر بھی ہمیں حوصلہ نہیں ہارنا ہوتا ہے۔ شکست ، خاتمے کا دوسرا نام نہیں، بلکہ درحقیقت یہ ایک دوبارہ اٹھ کھڑے ہونے اور درکار نتائج کو حاصل کرنے کے آغاز کا نام ہوتا ہے۔

کھیل کود جذبہ باہم کو فروغ دیتا ہے۔ یہ انداز فکر میں کھلا پن لاتا ہے اور ہمیں دوسروں کی صلاحیتوں کو بھی تسلیم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ بات لازمی ہے کہ ہم کھیل کود کو اپنے ملک میں نوجوانوں کی زندگی کے ایک جز کے طور پر تسلیم کریں۔

میرے لئے کھیل کود درج ذیل خواص پر مشتمل ہوتے ہیں:

میں کھیل کود کی اصطلاح کے جو معنی سمجھتا ہوں، اسے میں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہوں گا۔

ایس برائے اسکول یعنی ہنرمندی۔

پی برائے تحمل

او برائے رجائیت

آر برائے لچک

ٹی برائے پائیداری

ایس برائے اسٹیمنہ یا قوت

کھیل کود، کھیل کود کا ایک جذبہ بھی پیدا کرتا ہے، جو کھیل کے میدان کے اندر اور کھیل کے میدان کے باہر دونوں جگہ اہمیت رکھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ میں اکثر کہتا ہوں، جو کھیلے وہ کھلے یعنی جو کھیلنے ہیں، وہی چمکتے ہیں۔

اس باہمی طور پر منحصر اور مربوط دنیا میں ملک کا سافٹ پاور بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ملک کی معیشت اور فوجی قوت، ایک ملک کا سافٹ پاور اس کی مرکزی شناخت بھی ہوتا ہے۔ کھیل کود سافٹ پاور کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔

مختلف طرح کے کھیل کود اور کھلاڑیوں کو عالمی پیمانے پر کافی مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی ہے اور اس کے ذریعے سے کوئی بھی ملک کھیل کود کے توسط سے مطلع عالم پر اپنا ایک مخصوص مقام بنا سکتا ہے۔

کسی بھی کھیل کود میں کامیاب ہونے والے افراد ترغیب کیلئے عالمی وسیلے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نوجوان ان کی کامیابی اور ان کی جدوجہد سے ترغیب حاصل کرتے ہیں۔ ہر ایک بڑے بین الاقوامی مقابلے میں خواہ وہ اولمپک کا مقابلہ ہو یا ورلڈ کپ یا ایسا ہی کوئی دیگر فورم، پوری دنیا دیگر ممالک کی کامیابیوں کا جشن مناتی ہے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا یا بڑا کیوں نہ ہو۔

کھیل کود میں متحد کرنے کی یہ قوت مضمحل ہے۔ کھیل کود اور ثقافت تغیراتی مضمرات کے حامل ہوتے ہیں اور عوام سے عوام کے مابین گہرے روابط اور تعلقات استوار کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بھارت میں اندرون ملک ہی ایک واحد کھلاڑی پورے ملک میں مقبول ہو جاتا ہے، اس کی کارکردگی، خواہ وہ عورت ہو یا مرد ایک متحد کرنے والی قوت کا کام کرتی ہے۔ ہر شخص اس کے لئے دعا کرتا ہے، جب وہ مرد یا عورت کھیل کے میدان میں اترتا ہے۔

ان کھلاڑیوں کی مقبولیت ان کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔ برسوں سے کھیل کود جیسے کہ علم کی جستجو کی جاتی ہے، یہ بھارتی ثقافت اور روایت کا حصہ رہا ہے۔

کھیل کود کی سرگرمیاں مثلاً تیر اندازی، تلوار بازی، کشتی، مالکھمب، کشتیوں کی دوڑ کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔

کیرالا میں کھیل کود مثلاً گٹنوم کولم، کلاری، کافی مقبول رہے ہیں۔

مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کیچڑ میں کھیلا جانے والا فٹبال کس قدر مقبول ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ میں سے بہت سارے افراد سگول کنگ جیٹ کے بارے میں جانتے ہوں گے، جو اصلاً منی پور سے متعلق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کھیل پولو سے بھی قدیم ہے اور معاشرے کے مختلف طبقات میں مقبول رہا ہے۔

ہمیں اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ ہمارے روایتی کھیل کود اپنی مقبولیت سے محروم نہ ہو جائیں۔ دیسی کھیلوں کو بھی فروغ دینا چاہئے، کیونکہ یہ ہمارے اپنے انداز حیات کی دین ہیں۔

عوام ان کھیلوں کو فطری طور پر اپناتے ہیں اور انہیں کھیلے جانے سے نشو و نما کے مراحل سے گزر رہے اذہان کی شخصیت پر زبردست مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

ان کی جڑیں مضبوط ہوتی جائیں گی۔ آج دنیا یوگا میں از سرنو دلچسپی لے رہی ہے۔ یوگا کو فٹنس اور چاق و چوبند رہنے کے ایک ذریعے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اسے تناؤ کم کرنے کا ذریعہ بھی تسلیم کیا جا رہا ہے۔ ہمارے ایتھلیٹس کو بھی یوگا اپنے روز مرہ کی تربیت میں شامل کرنا چاہئے۔ اس کے غیر معمولی نتائج ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔

چونکہ یہ یوگا کا گھر ہے، لہذا ہماری اضافی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم یوگا کو پوری دنیا میں زیادہ سے زیادہ مقبول بنائیں اور جیسا کہ یوگا مقبول عام ہوا ہے، ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ہم اپنے روایتی کھیل کود کو عالمی پیمانے پر کس طریقے سے مقبول عام بنا سکتے ہیں۔

حالیہ برسوں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح سے کبڈی جیسے کھیل پہلے بین الاقوامی مقابلوں کا حصہ بنے اور اب ملک کے اندر بڑے پیمانے پر کبڈی مقابلوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ کارپوریٹ گھرانے ان ٹورنامنٹوں کو اسپانسر کر رہے ہیں اور مجھے بتاگیا ہے کہ ان ٹورنامنٹس کو بڑی تعداد میں لوگ دیکھ رہے ہیں۔

کبڈی کی طرح ہی ہمیں دیگر مقامی کھیل کود کو ملک کے مختلف گوشوں سے تلاش کر کے قومی سطح پر لانا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کے ساتھ ساتھ کھیل کود سے وابستہ دیگر انجمنیں اور سوسائٹیوں کو بھی ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔

ہمارا ملک مالا مال اور گوناگوں ثقافت کا حامل ہے اور اس میں تقریباً 100 زبانیں اور 16 سوسے زائد بولیاں رائج ہیں۔ کھانے پینے کے مختلف عادات، مختلف لباس اور تیوہار وغیرہ منائے جانے کا چلن ہے۔ کھیل کود ہمیں متحد کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

لگاتار رابطہ، مقابلوں میں حصہ لینے کیلئے سفر، میچوں کا اہتمام، تربیت وغیرہ ہمیں اپنے ملک کے دیگر خطوں کی ثقافت کو سمجھنے کا ایک موقع فراہم کرتا ہے۔

اس سے ایک بھارت-سریشٹھ بھارت کے احساس کو تقویت ملتی ہے اور قومی یکجہتی کو زبردست تعاون ملتا ہے۔

ہمارے یہاں ہونہار لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ تاہم ہمیں صحیح طرح کے مواقع فراہم کرنے ہیں اور ایک ایسے معیشت حیوانات کا نظام قائم کرنا ہے، جو صلاحیتوں کو فروغ دے سکے۔ ہم ’کھیلو انڈیا‘ نام کا ایک پروگرام شروع کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اسکول اور کالج اور قومی سطح پر مختلف کھیلوں میں مقابلوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ توجہ اس بات پر مرکوز کی جائے گی کہ باصلاحیت افراد کی شناخت کی جا سکے اور ان کی صلاحیت کو تعاون دے کر جلا بخشی جا سکے۔

کھیلو انڈیا، کھیل کود کے بنیادی ڈھانچے کو بھی تعاون دیتا ہے۔ ہمارے ملک میں خواتین نے ہر شعبے میں کامیابیاں حاصل کر کے ہمارا سر فخر سے بلند کیا ہے اور کھیل کود میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔

ہمیں اپنے بیٹیوں کو بطور خاص حوصلہ دینا چاہئے اور انہیں موقع فراہم کرنا چاہئے کہ وہ کھیل کود میں باقاعدہ طور سے شریک ہو سکیں۔ اس سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ گزشتہ پیرالمپکس میں ہمارے کھلاڑیوں نے اب تک کی اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

کھیل کود اور حصولیابیوں سے اوپر اٹھ کر، پیرالمپکس اور ہمارے ایتھلیٹس کی کارکردگی نے ہمارے دوپانگ بھائیو اور بہنوں کے تئیں، ہمارے رجحانات کو بدل دیا ہے۔ دیپا ملک نے، جب انہیں تمغہ سے نوازا گیا تھا، جو کچھ کہا تھا، میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا۔

انہوں نے کہا تھا ”اس تمغے کے ذریعے میں نے خود معذوری کو شکست دی ہے“

اس جملے میں زبردست قوت پوشیدہ ہے۔ ہمیں کھیل کود کیلئے ایک عوامی بنیاد فراہم کرنے کیلئے لگاتار کام کرنا ہے۔

اب سے قبل کی دہائیوں میں کھیل کود کے شعبے میں حاصل کی گئی کامیابی کو بطور کریئر نہیں اپنایا جا سکتا تھا، اب یہ نظریہ بدلنے لگا ہے۔ جلد ہی اس کے نتائج کھیل کے میدان میں نظر آئیں گے۔ ایک مضبوط کھیل کود کا ماحول کھیل کود کی معیشت کے فروغ میں بھی معاون ہو سکتا ہے۔

کھیل کود بطور کل وقتی ایکو نظام بڑے پیمانے پر ہماری معیشت کو فروغ دے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع بھی پیدا کر سکتا ہے۔ کھیل کود کی صنعت کا شعبہ مختلف عناصر، مثلاً پیشہ ورانہ لیگ، کھیل کود کے سازوسامان اور سرفیسز، کھیل کود سائنس، میڈیسن، معاون عملے، لباس، تغذیہ، ہنرمندی ترقیات، کھیل کود انتظام وغیرہ کے سلسلے میں مختلف مواقع فراہم کرنے کے معاملے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

کھیل کود اربوں ڈالر کی عالمی صنعت ہے، جو بڑے پیمانے پر صارفین کے مطالبات پر چلتی ہے۔ عالمی کھیل کود صنعت کا تخمینہ 600 ارب امریکی ڈالر کے بقدر کا لگایا گیا ہے۔ بھارت میں مجموعی کھیل کود شعبے کا تخمینہ محض دو ارب امریکی ڈالر کے بقدر ہے۔

تاہم بھارت میں کھیل کود کے معاملے میں زبردست مضمرات موجود ہیں۔ بھارت ایک کھیل کود کا شائق ملک رہا ہے، جس جوش و جذبے کے ساتھ میرے نوجوان دوست جاری کرکٹ چمپئنس شپ ٹرافی کے مقابلے کو دیکھتے ہیں، اسی جوش و جذبے سے وہ ای ایل فٹبال یا این بی اے باسکٹ بال، فکسچروں اور ایف آئی ریسز کو بھی دیکھتے ہیں۔

اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہے ہوں کہ یہ لوگ کبڈی جیسے کھیلوں کی طرف بھی راغب ہو رہے ہیں۔ ہمارے کھیل کود کے میدان اور اسٹیڈیم ایسے ہونے چاہئے کہ ان کا زیادہ سے زیادہ استعمال ممکن ہو سکے۔ چھٹیوں کے دوران بھی ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ باہر جا کر کھیل کود کو اپنایا جا سکے۔ اسکولوں اور کالجوں کے گراؤنڈ اور ضلع میں واقع اسٹیڈیم کی جدید ترین سہولتوں کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس سے قبل کہ میں اپنی بات ختم کروں، کھیل کود کے میدان میں کیرالا کے تعاون کی تعریف کرنا ضروری ہے۔ میں ہر اُس کھلاڑی کو مبارکباد دیتا ہوں، جس نے بھارت کیلئے کھیلا ہے۔ میں ان کھلاڑیوں کے جوش و جذبے اور پکے ارادے کو سلام کرتا ہوں، جنہوں نے عمدگی کے حصول کیلئے محنت کی ہے۔

میں اوشا اسکول کے تابناک مستقبل کی تمنا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ نیا سنتھیٹک ٹریک اسے نئی بلندیوں تک لے جائے گا اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ بین الاقوامی کھیل کود کے مقابلوں کیلئے تیاری میں مددگار ہوگا، جس میں 2020 میں ٹوکیو میں منعقد ہونے والا اولمپکس بھی شامل ہے۔

میں کھیل کود برداری سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ کھیل کود کے میدان میں اپنا ایک نصب العین مقرر کریں اور جب ملک 2022 میں آزادی کے 75 برس مکمل کرے، تو وہ ان تمام نصب العینوں کو حاصل کرنے کیلئے عہد بھی کریں۔

مجھے پورا یقین ہے کہ اوشا اسکول اولمپکس اور دیگر عالمی مقابلوں میں ٹریک اور فیلڈ مقابلوں کیلئے اور زیادہ تعداد میں چمپئنس نکالے گا۔ حکومت ہند پوری طرح سے آپ کو تعاون دے گی اور ایتھلیٹکس میں عمدگی کے حصول کے لئے ہر ممکن امداد فراہم کرے گی۔

شکریہ

بہت بہت شکریہ

